بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى

النور

جلد ۱ نمبر ۲۱

۱۶ جنوری ۱۹۸۰

مرتبہ عطاء اللہ کلیم

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ فتح (دسمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم نواب منصور احمد خان صاحب کی زبانی مورخہ ۲۰/۱۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے بعد حضور کی طبیعت پر تھکان کا اثر ہے۔ تاہم عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام ہونے کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

وہ زمانہ آ گیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں

ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ چند سالوں کے اندر امریکہ میں لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم ہو جائے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۵ ویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲ اخاء ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں تھی وہ معاونین کی مدد سے تقریر ریکارڈ کی گئی۔
(ملک یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا۔ ہمارا ربّ کریم بڑا ہی دیالو ہے۔ آسمانوں اور زمین کو ہمارے لئے اس نے اپنی نعماء سے بھر دیا ہے۔ ہر مادی چیز جس کی ہمیں ضرورت تھی ہماری فطرت کو، ہمارے جسموں کو، ہماری روح کو، اس کے قرب میں آسمانوں تک پہنچنے کے لئے وہ سب کچھ اس نے ہمارے لئے آسمانوں اور زمین میں مہیا کر دیا اور اس نے ہمیں وہ سب طاقتیں عطا کیں جن کے

حسن کا ہر پہلو

اسے پیارا ہے اور حسن کے ہر پہلو کو حسین بنانا ہمارا کام ہے۔ ہماری ہدایت کے لئے اس نے اپنے فضل سے رحمۃ للعالمین کو ہمارا ہادی اور راہبر بنا کر بھیجا جو ایک کامل اور مکمل تعلیم لے کر آئے۔ جس تعلیم نے ہمارے وجود کے درخت کی ہر شاخ کو بار آور کیا اور جس نے ہماری روح کو اللہ کے نور سے منور کیا۔ اس رہبر سے، اس ہادی سے بھی ہم خوش ہیں۔

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا۔ ہم راضی ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جنہوں نے ہمارے سامنے ایک کامل اور حسین تر اسوہ پیش کیا۔ اور ہمارے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے دائرہ میں انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکے۔ جس نے نوع انسان سے اس قدر پیار کیا کہ ان کے لئے دعائیں خدا کے حضور کچھ اس طرح مانگیں کہ وہ قبول ہوئیں اور نوع انسانی کو یہ وعدہ دیا گیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں سب کے سب انسان خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں گے۔ جن کے دل خدا تعالیٰ کی محبت سے ہمیشہ معمور رہیں گے اور

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار

جن کے سینوں میں موجزن رہے گا۔ یہ وعدہ جو دیا گیا تھا اس وعدہ کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا اور خدا تعالیٰ کی تدبیر اور تقدیر حرکت میں ہے

اور دنیا کے گوشے گوشے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس انقلاب عظیم نے جماعتِ احمدیہ کو جو ایک غریب جماعت، جو ایک دستکاری ہوئی جماعت، جو ایک بےکس جماعت اور سیاست سے جو محروم جماعت ہے، اسے زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔

اور ہر آن خدا تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ اس کی رحمت کے دو تازہ نمونے یہ ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ یورپ اور انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ ایک بڑی جائداد انہوں نے

اشاعتِ اسلام کے لئے

ناروے میں خرید لی ہے الحمد للہ اور یہ بھی توفیق انہیں دی کہ سپین کے ملک میں جو ..... Catholicism کا گھر ہے ایک زمین خریدی گئی ہے اور اس زمین کے متعلق وہاں کی لوکل باڈی نے اور حکومت نے بھی لکھ کر یہ اجازت دی ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور خدا کا گھر مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ الحمد للہ۔ اب سوائے وہ ایک جگہ کے جہاں کوشش ہو رہی ہے

یورپ کے ہر ملک میں

خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مشن ہاؤس اور مساجد بن چکی ہیں (نعرہ ہائے تکبیر۔ واسلام زندہ باد)

ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے ربِ کریم کا شکر ادا کر سکیں۔ دنیا نے کہا تھا کہ ہم اس جماعت کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ خدا کے فعل نے ثابت کیا کہ یہ جماعت مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تکبیر) (وللہ الحمد)

قرآن کریم کے تراجم اور قرآن کریم کی تفسیر کے کثرت سے شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ کی ابتداء ہو چکی کہ امریکہ میں ایک ملین (دس لاکھ)

قرآن کریم کے مترجم نسخے

شائع کئے جائیں۔ تجربۃً ایک بہت بڑے چھاپہ خانے نے بیس ہزار نسخے طبع کرنے شروع کئے ہیں اور امید ہے کہ نومبر کے مہینہ میں یہ بیس ہزار نسخے وہ طبع کر کے ہمیں دے دیں گے۔ اس کے چند صفحات نمونہ کے طور پر ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ طباعت کا معیار بہت اچھا ہے اور بڑے سستے داموں وہ اسے طبع کر رہے ہیں۔ یہ بیس ہزار نسخے سارے امریکہ میں پھیلا کے مزید آرڈر لئے جائیں گے۔ وہاں بکثرت فروش ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہمیں کئی لاکھ نسخے دے دو۔ لیکن وہ نمونہ مانگتے تھے، نمونہ تیار ہو گیا اور روک دور ہو گئی۔ راہ ہموار ہو گئی اور

خدا کے فضل پر ہم امید رکھتے ہیں۔

کہ اگلے چند سالوں کے اندر لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم امریکہ کے ملک میں تقسیم ہو جائے گا۔

اسی طرح سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں دو جگہ تقاریر (مذاکرہ) کا انتظام کیا گیا جس میں ان ممالک کے حالات کے لحاظ سے کثرت سے لوگ شامل ہوئے اور اسلام کی تعلیم سننے کی طرف عوام کو توجہ پیدا ہو رہی ہے اور ان کے عوام کو اسلام کی تعلیم سنانے کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے جس کے لئے ہمیں مذہبی تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جامعہ احمدیہ میں پڑھنا ضروری نہیں۔ ہر احمدی جوان کو زیادہ سے زیادہ توجہ کے ساتھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ

کرنا چاہیئے۔ انگریزی دان طبقہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کا انگریزی ترجمہ نہایت اچھی شکل میں بلند پایہ طباعت اور عمدہ کاغذ پر کتابی شکل میں شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جسے پڑھ کر ہر پڑھنے والا اسلام کے حسن اور اسلام کے دلائل کی جو تاثیر ہے اس کا قائل ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں خود بھی پڑھنا چاہیئے اور اپنے واقفوں کو بھی پڑھانا چاہیئے۔ خصوصاً غیر مسلم واقفین کو، واقف کار دوستوں کو۔

یہ جو بارش ہو رہی ہے رحمت کی (اس وقت بارش برس رہی تھی مرتب) تم میں سے کوئی شخص یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے قطروں کو تم گن سکتے ہو۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضلوں کی ہم پر جو بارش ہو رہی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہیں (نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام۔ احمدیت۔ امیر المومنین زندہ باد کے نعرے)

پس

آج میرا یہ پیغام ہے

جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کی طرف کہ

"عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کے فرشتے تمہارے ساتھ ہوں گے (نعرے) خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اتریں گے اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں ہی میں پورا ہوتے دیکھ لوگے انشاء اللہ آؤ اب دعا کریں۔"

حضور کی اقتداء میں نہایت درجہ پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

تخت گاہِ امام مہدی علیہ السلام میں جماعت احمدیہ کے اٹھاسیویں (۸۸) اور چودھویں (۱۴) صدی ہجری کے آخری جلسہ سالانہ کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

رپورٹ مرتبہ :- مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس و مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج سری نگر

قادیان دارالامان ۔ جماعتِ احمدیہ کا اٹھاسیواں (۸۸) سالانہ جلسہ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے خالصتاً تائیدِ حق اور اعلائے کلمۃ اللہ پر رکھی ہے حسب پروگرام مورخہ ۱۸ ردسمبر ۷۹ ء مطابق ۱۸ ر فتح ۱۳۵۸ ہش بروز منگل صبح دس بجے شروع ہو کر دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے انتہائی رُوح پرور ماحول میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۰ ردسمبر بروز جمعرات شام کے ۵ بجے نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

وعدہ و بشارتِ الٰہی یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کے تحت امسال بھی ہندوستان کے تمام صوبوں کے علاوہ دُنیا کے دُور دراز ممالک سے شمعِ احمدیت کے پروانے دیوانہ وار اپنے رُوحانی مرکز اور تخت گاہِ مہدی میں جمع ہوئے ۔ چنانچہ ہندوستان کے راس کنارے کنیا کماری سے لے کر شمالی حصہ سری نگر (کشمیر) اور مشرق سے لے کر مغرب تک کی جماعتوں کے نمائندے کثیر تعداد میں اس مقدس رُوحانی اجتماع میں شریک ہوئے ۔

حسب سابق امسال بھی حیدرآباد سے ایک سپیشل بوگی کے ذریعہ احباب و مستورات کی ایک معقول تعداد کو جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی ۔

ہندوستان کے علاوہ مارشس، جرمنی، ڈنمارک، انگلینڈ ۔ کینیڈا ۔ امریکہ ۔ پاکستان ۔ بنگلہ دیش ۔ اسرائیل ۔ اُردن ۔ غانا ۔ ہالینڈ ۔ ٹرینیڈاڈ ۔ سوئٹزرلینڈ ۔ انڈونیشیا ۔ سنگاپور ۔ ملائشیا ۔ اور زیورچ سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب و مستورات تشریف لائے ۔ اور یہ بات ہمارے لئے نہایت درجہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہے کہ پچھلے سالوں کی نسبت امسال اتنی کثیر تعداد میں مہمانانِ کرام تشریف لائے کہ نہ صرف ہماری جلسہ گاہ بلکہ نمازوں کے اوقات میں ہر سہ مرکزی مساجد بھی ان ایام میں نمازیوں سے کھچاکھچ بھری رہیں ۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے بھارت کی مختلف ریاستوں سے قریب ۲۴۰۰ مہمانانِ کرام تشریف لائے ۔ اور غیر ممالک سے تشریف لانے والے احباب کی تعداد اندازاً ۲۰۰ دو صد رہی ۔

غیر مُلکی زائرین کا تعارف

مورخہ ۱۸ ردسمبر ۷۹ ء بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بعض احباب کا تعارف کرایا گیا ۔ جو بہت ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا ۔ ہر زائر کا چہرہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لائے ہوئے عظیم الشان رُوحانی انقلاب کی زندہ تصویر تھا ۔

سب سے پہلے محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش جو جرمنی سے تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ نے اپنا تعارف کرایا ۔ اور بتایا کہ امسال جرمنی سے چار افراد پر مشتمل ایک وفد آیا ہے جبکہ جرمنی کے تمام احبابِ جماعت قادیان کی زیارت کی دلی تڑپ رکھتے ہیں ۔

اس کے بعد ڈنمارک سے آئے ہوئے ایک ... اور سفید رُوحانی پرندے محترم حاجی نوح ہینسن نے سورۃ الفتح کی آخری آیات کی صحیح تلفظ اور بڑی عمدگی کے ساتھ تلاوت کرنے کے بعد بتایا کہ یہاں آنے کے بعد مجھے جو رُوحانی مسرت حاصل ہوتی ہے اور جو سرور حاصل کرتا ہوں اس کا الفاظ میں ذکر کرنا میرے لئے ناممکن ہے ۔ آپ نے مختصر طور پر ڈنمارک کی جماعت کا تعارف پیش کیا ۔

تیسرے نمبر پر محترم طٰہٰ محمد قزق صاحب جو شرقِ اُردن سے تشریف لائے ہیں نے اپنے قبولِ احمدیت کی مختصر داستان سُنائی ۔ آپ اصل میں حیفا (فلسطین) کے رہنے والے ہیں ۔ اور جوشیلے احمدی بزرگ ہیں ۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق منور صاحب مبلغ مارشس نے اپنا تعارف کرایا ۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے ۱۹۷۰ ء سے اب تک مارشس میں خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ آپ نے بتایا کہ مارشس میں ایک مقام ایسا بھی ہے جس کو زمین کا کنارہ کہا جاتا ہے ۔ جہاں پر ہماری جماعت ہے ۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی یہ بشارت پوری ہوئی جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی تھی کہ " میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۔ " آپ نے بتایا کہ مارشس میں پانچ ہزار سے زائد احمدی آباد ہیں ۔ اور سات خوبصورت مساجد ہیں ۔ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے مارشس سے امسال ۴۲ افراد پر مشتمل وفد آیا ہوا ہے ۔ آپ نے بعض افراد کا جو وفد میں آئے ہوئے ہیں تعارف کروایا ۔

اس کے بعد ایک عربی دوست مکرم حسن محمود صاحب عودہ نے اپنا تعارف کرایا ۔ آپ کبابیر حیفا کے رہنے والے ہیں اور چند ماہ سے یہاں اُردو سیکھنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں ۔

آخر میں انگلینڈ سے آئے ہوئے بعض معزز مہمانوں نے مختصر طور پر اپنا تعارف کرایا ۔ یہ تقریب بفضلہ تعالیٰ بہت ہی ایمان افروز اور ایمانوں کو جلا دینے والی تھی ۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس

مورخہ ۱۸ ردسمبر کو جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت محترم حافظ الدین صاحب دردلش کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا ۔

پرچم کشائی

تلاوت کلام پاک کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب FLAG POST کی طرف تشریف لے گئے ۔ اور آپ نے لوائے احمدیت کی پرچم کشائی فرمائی ۔ اس وقت تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہوئے زیرِ لب دعائیں کرتے رہے ۔ جوں ہی لوائے احمدیت فضائے قادیان کی بلندیوں میں اپنی پوری شان اور وقار سے لہرانے لگا ۔ تمام ماحول حاضرین کے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے معمور ہو گیا ۔

اس کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم رقت آمیز انداز میں سُنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

افتتاحی خطاب

بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور احسانوں کا جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے ۔ اس کے فضلوں اور احسانوں میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے آج آپ تمام بہنوں اور بھائیوں کو قادیان کی مقدس بستی میں جمع ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے ۔

دنیاوی لوگ محض سیر و تفریح کی غرض سے دُور دراز ممالک کا سفر اختیار کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں ۔ اس کے بالمقابل آپ خدا تعالیٰ کے وہ عاجز بندے ہیں جو بے شک دُنیا کی نظروں میں تو کوئی حیثیت نہیں رکھتے مگر حقیقت میں آپ ہی وہ خوش قسمت وجود ہیں جن کو نہ صرف مامور زمانہ کی شناخت کی سعادت نصیب ہوئی ہے ۔ بلکہ اس مامور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض حصولِ رضائے الٰہی کی غرض سے قادیان کی اس مقدس بستی میں جمع ہونے کی بھی توفیق ملی ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر آپ کے سامنے وہ اغراض و مقاصد پیش کروں جن کی خاطر حضور علیہ السلام نے اس جلسہ سالانہ کا قیام فرمایا ۔ تا آپ ان ایام میں خصوصیت سے انہیں مدِنظر رکھیں ۔

اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سالانہ کی عظیم اور گوناگوں برکات کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض قیمتی دُور رس روح پرور ارشادات پڑھ کر سُنائے ۔ اور بتایا کہ آپ کا ایک ایک لمحہ چونکہ بہت قیمتی ہے لہٰذا آپ اس کا صحیح مصرف کریں ۔ آپ کی راتیں تہجد اور دُعاؤں سے معمور اور دن ذکرِ الٰہی سے منوّر ہونے چاہئیں ۔ آپ کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا ورد ہو اور آپ کے قلوب کی گہرائیوں سے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں کو یاد کر کے آپ پر درود و سلام جاری رہے ۔

آخر میں محترم موصوف نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ بعض دُعائیں پڑھ کر سُنائیں ۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم ان دُعاؤں کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائے ۔ آمین ۔

محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کے بعد ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دُعا فرمائی ۔ جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اور حضرت امیرالمومنین

ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور آپ کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے اور پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب سے قریب تر لانے کے لئے دعائیں کی گئیں۔

پیغام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

اجتماعی دعا کے بعد آپ نے اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارسال فرمودہ روح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا (جس کا مکمل متن بلدؔ کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے ایڈیٹر)

پیغامات

بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اس موقعہ کے لئے ملک کی بعض اہم اور نامور شخصیتوں کی جانب سے موصولہ نیک و مخلصانہ خواہشات پر مشتمل تہنیتی پیغامات پڑھ کر سنائے۔
(یہ پیغامات انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں آئندہ شمارہ میں شائع کئے جائیں گے سلسلہ بلد ایڈیٹر)

ثبوت ہستی باری تعالیٰ
(مجیب الدعوات سے)

ان پیغامات کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مذکورہ عنوان پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر علم ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے نہایت ایمان افروز انداز میں تقریر فرمائی آپ نے سب سے پہلے قبولیت دعا کو خداتعالیٰ کی ہستی کا ایک زندہ جاوید ثبوت بتاتے ہوئے رب اور بندے کے درمیان دعاؤں کے رشتہ کو احسن پیرائے میں بیان کیا۔ اس ضمن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور ان کے شاندار نتائج پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم صلعم کے جلیل القدر فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قبولیت دعا کے کئی واقعات سناتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کی اس للکار کو دہرایا کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

فاضل مقرر نے آیت کریمہ "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ۔" کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں خداتعالیٰ نے خود اپنی ہستی اور وجود کا ثبوت قبولیت دعا کے ذریعہ ثابت ہونا بتلایا ہے۔ فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور آپ کے ذریعہ قبول ہونے والی بے شمار دعاؤں کو خداتعالیٰ کے وجود کے زندہ اور زندگی بخش ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ بھی اس زمانہ میں خداتعالیٰ اپنے وجود کا ثبوت دے رہا ہے۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم عبدالخالق صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

اسلام اور آزادیٔ ضمیر

اس نشست کی دوسری تقریر برادرم مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ دینِ فطرت ہے۔ اس نے انسانی فطرت کے عین مطابق تعلیمات پیش کی ہیں جو ہر زمانہ میں قابل عمل ہیں اور جس کے نتیجہ میں نہ صرف انسان کی روحانی استعدادیں ترقی پذیر ہو کر قرب الٰہی کے راستہ پر گامزن ہوتی ہیں۔ بلکہ معاشرتی لحاظ سے بھی ان کے نتیجہ میں پُرامن فضا پیدا ہوتی ہے۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ضمیر کی آزادی انسان کا فطری اور پیدائشی حق ہے اور اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے حریت فکر اور آزادیٔ ضمیر کا علَم بلند کیا۔ یو۔این۔او نے ۱۹۴۸ء میں جو منشور حقوق انسانی منظور کیا تھا وہ اصل میں اسلام ہی کی تعلیمات کی بنیاد پر مرتب کیا گیا تھا۔ اور اسے ہم بجا طور پر اسلامی تعلیمات و اصول کی بازگشت اور ان کی عظمت و برتری کا اقرار کہہ سکتے ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں انسانی مساوات اور آزادیٔ ضمیر سے متعلق اسلامی تعلیم بیان کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں رونما ہونے والے کئی واقعات بیان فرمائے جو سامعین کے ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے اسلام کی مختلف تعلیمات اور حضور صلعم کے پاکیزہ نمونوں کی روشنی میں ناقابل تردید رنگ میں ثابت فرمایا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ نیز یہ کہ آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے اسی بنیادی حق کی ترویج کے لئے موجودہ دَور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اور انشاء اللہ آئندہ غلبۂ اسلام اس مقدس جماعت کے ذریعہ ہی محبت اور پیار کے ساتھ تمام دنیا کے دلوں کو جیت کر ہوگا۔

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

اس اجلاس کے آخر میں بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے دو معزز احمدی بھائیوں نے نہایت ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ سب سے پہلے حیفہ فلسطین سے تشریف لانے والے ہمارے احمدی بھائی مکرم حسن محمود صاحب عودہ نے فلسطین میں احمدیت کی داغ بیل اور ترویج و ترقی کا تفصیلی ذکر کیا اور اسی ضمن میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مکرم مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ فلسطین، مولوی محمد شریف صاحب مکرم مولوی جلال الدین قمر، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مکرم مولوی بشیر الدین صاحب مکرم مولوی محمد منور صاحب وغیرہم کی گرانقدر تبلیغی مساعی کا جائزہ پیش کیا۔ اور جماعت کی مزید ترقی و کامیابی کے لئے دعائی درخواست کی۔ یہ تقریر عربی میں ہوئی تھی جس کا ترجمہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سنایا

دوسرے نمبر پہ ڈنمارک سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مخلص احمدی بھائی محترم الحاج نوح ہینڈسن صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آج سے ۱۵ سال قبل دو عیسائی مشنری قادیان آئے تھے۔ یہاں سے واپسی پر انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ کی حیثیت وسیع سمندر میں ایک معمولی لہر کی سی ہے اور عام سمندری لہروں کی طرح یہ لہر بھی جلد ختم ہونے والی ہے۔ لیکن جیسا کہ انگریزی کی ایک کہاوت ہے کہ "Man proposes God disposes". ٹھیک اسی وقت جرمنی کی دو ماؤں کے بطن سے دو ایسے بچے پیدا ہوئے جو آج اسلام کے خادم اور فدائی ہیں۔ ان میں سے ایک عبدالسلام صاحب میڈسن ہیں جنہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ ڈینش میں کیا۔ اور دوسرا شخص خود یہ خاکسار ہے

آپ نے جرمنی میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے جواں سال مبلغ مکرم کمال یوسف صاحب۔ مکرم خیرالدین احمد صاحب اور مکرم میر مسعود احمد صاحب کی یکے بعد دیگرے ڈنمارک میں تشریف آوری اور قابل ستائش تبلیغی سرگرمیوں اور جماعت کی موجودہ مضبوط پوزیشن کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ ڈنمارک کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔

مکرم حاجی نوح ہینڈسن صاحب کی یہ تقریر انگریزی میں ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا اس کے بعد یہ اجلاس خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

پہلا دن ـــــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲½ بجے محترم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب M.Sc. Ph.D. کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم چوہدری نورالدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روح پرور نظم سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین

جماعت احمدیہ کی خصوصیات

اس اجلاس کی پہلی تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے کی۔

آپ نے بتایا کہ احمدیت کسی نئے مذہب کا نام نہیں بلکہ حقیقی اسلام جس میں تمام مذاہب کی ثابت شدہ اور قائم رہنے والی صداقتیں پائی جاتی ہیں کی اس تشریح کا نام ہے۔ جو بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق خداتعالیٰ کے تازہ الہامات کی روشنی میں موجودہ زمانہ کے سامنے رکھی۔

آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختلف خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا قیام حفاظت قرآن ثبوت ہستی باری تعالیٰ۔ اثبات قبولیت دعا۔ پیشوایان مذاہب کا احترام۔ موجودہ مسلمانوں میں رائج غلط عقائد کا قلع قمع مختلف مذاہب و ملل کے درمیان صلح و امن کا قیام وغیرہ مقاصد کی تکمیل کے لئے عمل میں آیا تھا۔ خداتعالیٰ نے اس فعال جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کی تبلیغ اکناف عالم میں پہنچائی نیز یہ کہ آئندہ بھی دنیا میں قیام امن اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر قائم شدہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے اور وہ دن قریب ہے جبکہ اسے عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا انشاء اللہ

مسیح ہندوستان میں

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولوی لئیق صاحب فضل مبلغ شاہجہانپور کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی۔ ہندوستان میں آپ کی آمد۔ کشمیر میں آپ کی وفات اور وہیں پر آپ کی قبر کے پائے جانے کے بارے میں قرآن مجید کی مختلف آیات اناجیل میں موجودہ شہادات و واقعات۔ تاریخی دستاویزات اور جدید سائنسی تحقیقات پیش فرمائیں۔

آپ نے بتایا کہ یہ موجودہ تحقیقات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس محیر العقول تاریخی انکشاف کے بعد معرض وجود میں آئی ہیں۔ جو آپ نے اپنی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" میں فرمایا اور جس کے نتیجہ میں تمام دنیا بالخصوص ارض فلسطین سے تعلق رکھنے والی تمام اقوام یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے عقائد کی غلطیاں نہ صرف کھل کر سامنے آگئیں بلکہ آپ کی اس تحقیق نے عیسائیت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور اس طرح آپ نے اپنی بعثت کے عظیم مقصد "کسر صلیب" کی مہم کو بحسن و خوبی انجام تک پہنچایا۔

محترم مولانا صاحب کی اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تبلیغی نظم

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

اچھے رنگ میں پڑھ کر سنائی۔

سیرت آنحضرت صلعم

اس اجلاس کی آخری تقریر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی ہوئی۔

چونکہ اقوام متحدہ نے موجودہ سال کو بچوں کا سال قرار دیا ہے اس لئے آپ نے نہایت عالمانہ اور ایمان افروز تقریر کو آنحضرت صلعم کی بچوں پر شفقت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے موضوع سے مخصوص کرتے ہوئے بتایا کہ ایک ہیرا خواہ کتنا ہی قیمتی اور نایاب ہو اگر وہ گرد و غبار اور کیچڑ میں چھپا ہوا ہو تو اس کی قدر معلوم نہیں ہو سکتی حضرت نبی اکرم صلعم نے اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر بچہ فطرت صحیحہ لے کر پیدا ہوتا ہے لیکن اپنے ماحول کے زیر اثر ہو کر وہ نیک یا بد بن جاتا ہے اس لئے آپ نے سب سے پہلے جس طرح اچھی فصل کے لئے اچھے بیج اور اچھی زمین کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح شادی بیاہ کے سلسلہ میں پاکیزہ اور دیندار جوڑے کی تلاش پر بہت زور دیا ہے اور نہ صرف بچے کی پیدائش سے قبل اس کے لئے دعا کرنے کا حکم دیا بلکہ بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ نے اس کی ذہنی اور قلبی پاکیزگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے کانوں میں اذان اور تکبیر کی سنت جاری فرمائی اور ابتداء سے ہی بچے کے ماحول اور اس کی غذا کی پاکیزگی کا خاص طور پر خیال رکھنے کا حکم دیا ہے

محترم صاحبزادہ صاحب نے بچوں کی تربیت کے ضمن میں والدین کی ذمہ داریوں اور والدین اور بڑوں کے تئیں بچوں کے رویہ اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف مختلف قرآنی آیات اور فرمان ہائے نبوی کی روشنی میں توجہ دلائی۔

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں اس زمانہ میں بچوں اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی بیان فرمودہ [illegible] پاکیزہ نصائح بھی پیش فرمائیں آپ [illegible] اس [illegible] خطاب کے بعد [illegible] اجلاس [illegible] اختتام پذیر [illegible]۔

دوسرا دن ـــــ پہلا اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ صبح دس بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے (پٹنہ) منعقد ہوا۔ محترم [illegible] صاحب [illegible] کی تلاوت قرآن [illegible] کے بعد [illegible] صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک روح پرور نظم پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

اسلام کی نشأۃ ثانیہ دور اسلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار [illegible] کی مذکورہ بالا عنوان پر ہوئی خاکسار نے اسلام کے ابتدائی زمانہ میں پیدا کردہ عظیم روحانی عالمگیر انقلاب کا ذکر کرنے کے بعد اس زمانہ میں اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کیا اور اندرونی و بیرونی طور پر [illegible] اسلام کو جن خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ آج اسلامی ممالک میں جو ظلم و ستم ہو رہا ہے وہ اسلام کے مقدس نام پر ہو رہا ہے اور یہ حکمران دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اپنی حکومت کی بنیاد شریعت اسلامی پر رکھ رہے ہیں گویا ان کے نزدیک شریعت اسلام سے مراد صرف چوروں کے ہاتھ کاٹنا زانی کو سنگسار کرنا کوڑے مارنا اور دیگر سزائیں دینا ہے بس۔

خاکسار نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عالمگیر روحانی انقلاب کا ذکر کیا اور جلسے میں موجود غیر ممالک سے تشریف لائے ہوئے سینکڑوں معززین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سفید و سرخ پرندے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والے عظیم روحانی انقلاب اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔

اعتقادی اور عملی رنگ میں آپ نے جو عظیم انقلاب پیدا فرمایا تھا اس کا ذکر کرنے کے بعد خاکسار نے بتایا کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو مخالفین نے یہ کہنا شروع کیا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ امام مہدی مکہ میں خاص حرم شریف میں آئیں گے اور صبح کے وقت نمودار ہونگے اور ان کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ خدا نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی کہ چودھویں صدی کا آخری سال جس دن شروع ہوتا ہے اسی دن صبح کے وقت خاص حرم شریف میں خود ساختہ مہدی ظاہر ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں تلوار کی بجائے موجودہ زمانہ کی مناسبت سے مشین گن تھی مگر اس کے ساتھ ہی پھر یہ اطلاع بھی ملتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان علماء کی خواہش پوری کرنے کے بعد اس مہدی کا خاتمہ بھی کر دیا جیسے کہ ارشاد [illegible]

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ

کے مطابق وہ قتل کیا جاتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایک بار تصدیقی مہر ثبت ہو جاتی ہے

حضرت بابا نانک رح کا تعلق اللہ تعالیٰ سے

اس عنوان پر پنجابی زبان میں مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے تقریر کی۔ آپ نے گورو نانک جی کی سیرت بیان فرمانے کے بعد گورو نانک جی کی پیشگوئیاں بیان فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبل از وقت بہت سی باتوں کی خبر دی اس تسلسل میں آپ نے گورو نانک جی کی ان پیشگوئیوں کو بیان کیا جو گورو جی نے آنے والے امام مہدی کی تصدیق و جماعت احمدیہ کے ترقیات کے بارے میں بیان فرمائی تھیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس بات کو خاص طور پر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف ست بچن اور تبلیغ رسالت میں حضرت بابا نانک صاحب کے تعلق باللہ سے متعلق تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔ انشاء اللہ احمدیت کے ذریعہ اسلام کا جو موعودہ غلبہ مقدر ہو چکا ہے اس کے معرض وجود میں آنے کے بعد دنیا میں تمام بزرگوں رشیوں اور نبیوں کی حقیقی عزت قائم ہوگی جن میں حضرت بابا نانک رح اور حضرت کرشن ع بھی شامل ہیں۔

بعدہٗ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب [illegible] نے [illegible] مرحوم کی ایک [illegible] نظم [illegible] پڑھ کر سنائی [illegible]

[illegible] خود بخود ہم پر [illegible] ہو جائیگا

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

[illegible] کے بعد بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے [illegible] کی تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے [illegible] محترم [illegible] صاحب [illegible] جرمنی سے تشریف لاتے ہوئے [illegible] جرمنی کے احمدی احباب کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا اور درخواست دعا کی۔

آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے داماد محترم مسعود احمد خان صاحب مبلغ ہیں اور آپ کی قیادت میں ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔ جرمنی میں ہماری دو نہایت خوبصورت مساجد ہیں اور کئی تبلیغی سنٹرز ہیں۔ ۱۹۷۹ء کے ماہ ستمبر میں زیورچ اور فرینکفورٹ میں محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں دو عظیم کانفرنسیں منعقد ہوئیں جو نہایت کامیاب رہیں اور اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کا موجب ہوئیں۔

حال ہی میں وہاں پر ایک International Book Fair ہوا جس میں ہمارا سٹال بھی لگایا گیا خدا کے فضل سے ہمارے بک سٹال میں ہزاروں افراد جو مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے ہیں آئے اور کثیر تعداد میں سلسلہ کی کتابیں خرید کر لے گئے۔

آخر میں آپ نے اپنی ایک انگریزی نظم نہایت ترنم سے سنائی جس میں احمدیت اور اس کے دائمی مرکز کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا اظہار کیا گیا تھا۔

مکرم حبشی صاحب کے بعد عمان (شرق اردن) سے تشریف لانے والے ہمارے بھائی طٰہٰ محمد قزق صاحب نے عربی زبان

میں تقریر کرتے ہوئے ممالک عرب میں احمدیت کی ابتداء اور موجودہ تبلیغی مساعی کا ذکر کیا آپ نے بتایا کہ ۱۹۲۵ء میں لنڈن میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دمشق میں بھیجا اور آپ کے ذریعہ وہاں پر ایک مختصر جماعت قائم ہوئی اس کے ساتھ ہی وہاں پر شدید مخالفت شروع ہوئی اور محترم مولانا شمس صاحب پر کسی نے قاتلانہ حملہ کیا خدا نے فضل فرمایا اور آپ تندرست ہو کر حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر دمشق سے حیفہ (فلسطین) تشریف لے گئے اس کے بعد سے دمشق میں مختلف قسم کی بلائیں نازل ہو رہی ہیں۔

حیفہ کے قریب ایک چھوٹی سی بستی ہے جس کا نام کبابیر ہے وہاں پر خدا کے فضل و کرم سے ایک فعال جماعت ہمارا مشن ہاؤس۔ مدرسہ احمدیہ پریس وغیرہ قائم ہیں۔ جہاں سے "البشریٰ" نام سے عربی زبان میں ایک رسالہ باقاعدہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ ان ہر دو انگریزی و عربی تقاریر کا ترجمہ محترم مولانا امینی صاحب نے سنایا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولوی حسن رمضان صاحب آف ماریشس کی تھی آپ نے جماعت احمدیہ ماریشس کے ہزاروں احمدی مردوزن کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا تحفہ پیش کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے بتایا کہ ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی خطہ میں رہتا ہو اس کے دل میں قادیان کے لئے ایک تڑپ پائی جاتی ہے۔ جزیرہ ماریشس میں جو دنیا کے بالکل کنارے پر واقع ہے ۱۹۱۵ء میں جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ فرانسیسی زبان بولنے والے ملکوں کے لئے فرانسیسی زبان میں لٹریچر مہیا کرنے کا شرف جماعت ماریشس کو حاصل ہے حال ہی میں ہم نے "فتح اسلام"، "چشمہ مسیحی" اور "لیکچر سیالکوٹ" وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ اس زبان میں شائع کیا ہے وہاں پانچ ہزار سے زائد احمدی ہیں سات خوبصورت مساجد ہیں ماریشس کے احباب کے دلوں میں قادیان اور ربوہ کے لئے جو محبت اور تڑپ ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ہر سال اس دور دراز ملک سے بیسیوں نمائندے یہاں تشریف لائے۔

دوسرا دن — دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس محترم حضرت بھائی الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر صدارت ۲½ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے

ظہور مہدی آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ بمبئی کی ہوئی آپ نے جماعت احمدیہ کی ترقی اور مخالفوں کی ناکامی اور پسپائی کا مختلف پیشگوئیوں کی روشنی میں تذکرہ کرتے ہوئے اس تعلق سے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پوری ہونے والی بعض نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں بھی بیان کیں علاوہ ازیں ایران کی پسپائی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت جلیل القدر پیشگوئی کے ذریعہ آجکل وہاں پر جو حالات ہو رہے ہیں ان کی وضاحت کی اور آپ کی صداقت ثابت فرمائی۔

خلافتِ احمدیہ

دوسرے نمبر پر [illegible] مدرسہ احمدیہ [illegible] تقریر کرتے ہوئے خلافت ثالثہ کے دور میں [illegible] کے کارہائے نمایاں کو بیان کیا آپ نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کی روشنی میں خلافت کے نظام اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد عہد خلافت اولیٰ اور عہد خلافت ثانیہ کی جامع برکات بیان فرمائیں اس کے بعد آپ نے خلافت ثالثہ کے قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ جاری فرمودہ تحریکات کی وضاحت کرنے کے بعد ان تحریکات کے نتیجہ میں دنیا میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا اس ضمن میں آپ نے خصوصیت کے ساتھ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں حضور اقدس کے جاری فرمودہ روحانی پروگرام کی وضاحت فرمائی۔

اس کے بعد مکرم حسن محمود عودہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت روح پرور اور عشق محمدی میں ڈوبے ہوئے مشہور قصیدہ

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان

کے چند اشعار بہت ہی وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنائے

غیر ملکی زائرین کے تاثرات

بعدۂ بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے معززین نے اپنے تاثرات بیان فرمائے سب سے پہلے مکرم ناظم خان صاحب غوری آف لنڈن نے انگلینڈ کی جماعتوں کی طرف سے السلام علیکم کا تحفہ پیش کرنے کے بعد بتایا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگلینڈ کی جماعت کو اس کی قربانیوں کی وجہ سے "میری پیاری جماعت" کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ نے لنڈن میں ہونے والی نہایت کامیاب تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ آجکل محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی قیادت میں انگلینڈ کے مختلف مقامات میں پانچ مزید مساجد کی تعمیر کا پروگرام مرتب ہوا ہے۔ اور یہ کام جاری ہے۔ انگلینڈ میں مرکزی مبلغ انچارج کے [illegible] ۶ مبلغین ہیں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وجود برطانیہ کی جماعتوں کے لئے برکت کا باعث ہے انگلینڈ سے ہر ماہ کے [illegible] علاوہ انگریزی اور اردو میں [illegible] رسالہ اخبار احمدیہ بھی بہت باقاعدگی سے نکل رہا ہے۔

آپ نے بتایا کہ انگلینڈ میں قریباً پندرہ ہزار احمدی آباد ہیں۔ محترم پروفیسر عبدالسلام کا تعلق بھی آجکل انگلینڈ کے ساتھ ہے۔ جب انہیں نوبل پرائز ملنے کی اطلاع ملی تو سب سے پہلے آپ اپنی اہلیہ کو لے کر لنڈن مشن میں تشریف لائے اور مسجد فضل میں شکرانہ کے طور پر نوافل ادا کئے۔

بعدۂ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ Dayton (امریکہ) جو ۲۶ افراد پر مشتمل وفد کو لے کر یہاں تشریف لائے ہیں نے جماعتہائے امریکہ کی طرف سے سلام پہنچانے کے بعد فرمایا کہ اس سال پہلی مرتبہ ہم نے امریکہ میں ۲۰ ہزار قرآن مجید باترجمہ شائع کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ سکیم ہے کہ چند سالوں کے اندر امریکہ میں قرآن مجید کے لاکھوں نسخے پھیلا دئے جائیں اب اس کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ امریکہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار انچارج مبلغین سرگرم عمل ہیں اور ہم سب ان کے ساتھ میدان عمل میں بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔ امریکہ میں تین سکول اور ہر مشن میں تعلیمی کلاسز جاری ہیں۔

تیسرا دن — پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کی پہلی نشست ۲۰ تاریخ کو صبح دس بجے محترم سیٹھ بشیر احمد صاحب بانی آف کلکتہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ محترم حافظ احمد جبریل سعید صاحب آف گھانا کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد نے محترم ثاقب زیروی صاحب کا ایک منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کا مطلع یہ تھا

ہر التجا سے پہلے ہر التجا کے بعد
آتا ہے لب پہ نامِ محمد خدا کے بعد

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔

آپ نے اپنی تقریر کا آغاز سورہ جمعہ کی آیت اور گیتا کے شلوک سے کیا موجودہ زمانہ سے متعلق آپ نے مختلف مذہبی کتب قرآن و احادیث کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں اور بتایا کہ موجودہ زمانہ میں ان مقدس کتب کی رو سے کسی مصلح کا آنا ضروری ہے اور جملہ مذاہب والے اس زمانہ میں کسی مصلح کے منتظر نظر آتے ہیں۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب اسی زمانہ کے مصلح اور اوتار ہیں آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں جو اسی سال پوری ہوئیں سامعین کے سامنے بیان فرمائیں اور یہ بتایا کہ ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے

ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نمائندگان کی شرکت

جلسہ کے دوران ۱۱ بجے کے قریب آل انڈیا ریڈیو جالندھر سٹیشن اور T.V کے نمائندے آئے ان کی خواہش کے مطابق پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کی گئی۔ چنانچہ اس کے مطابق سب سے پہلے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا تاکہ یہ پیغام ریڈیو اور T.V کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر نشر کیا جا سکے اس کے بعد محترم سید فضل احمد صاحب کی انگریزی تقریر کے ایک حصہ کو دونوں نشریات کے لئے ریکارڈ کیا گیا۔

قادیان میں منعقدہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے اٹھاسیویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمودہ

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا انتہائی روح پرور اور بصیرت افروز پیغام

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ اس انتہائی روح پرور دینی معارف اور بصیرت افروز پیغام کا مکمل متن قارئین بدر کے افادہ روحانی کی غرض سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جسے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۱۸ فتح (دسمبر) کے پہلے اجلاس میں سامعین جلسہ کے سامنے پیش فرمایا اور جس کا ابتدائی حصہ آل انڈیا ریڈیو جالندھر سے مورخہ ۲۲ فتح (دسمبر ۱۹۷۹ء) کی صبح کو [illegible] چالیس منٹ پر نشر بھی کیا گیا ...... ایڈیٹر بدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

جان سے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کو احمدیت کے دائمی مرکز، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مدفن میں ایک بار پھر جمع ہونا اور قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں شامل ہونا باعث برکت و سعادت ہو۔ اس سعادت کے حصول پر آپ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلسہ سے زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ دعاؤں پر بہت زیادہ زور دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی بساط کے مطابق عاجزانہ اور حقیر قربانیوں کو پیش کر کے اس سے اس کے غیر محدود فضلوں کے طالب ہوں گے۔

ہمیں اس امر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ خالص اور حقیقی اسلام ایک بہت بڑی آسمانی دولت اور نعمت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اس عظیم آسمانی نعمت کا مقصد کیا ہے؟ یہی کہ ہم اپنے حیّ و قیوم اور قادر و توانا خدا سے زندہ تعلق قائم کریں جو واحد و لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔ وہ بے مثل و مانند ہے۔ وہ ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے پاک ہے۔ ہر شئی اسی کے سہارے زندہ اور قائم ہے۔ وہ ازلی ابدی ہے۔ اور تمام صفات حسنہ سے متصف۔ اس کی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں۔ یہی وہ خدا ہے جس کے ساتھ تعلق قائم کرنا مذہب کی اصل غرض و غایت ہے۔ اور اسی تعلق کو قائم کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی شناخت کریں۔ اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

اور فرمایا:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔" (لیکچر لاہور)

خدا تعالیٰ کو شناخت کرنے اور گناہ آلود زندگی سے نجات پانے کا اب بجز اس کے اور کوئی ذریعہ نہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامیں اور حضور کے واسطہ اور وسیلہ سے خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل قدرت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا ہے اور بے شمار حسن والا احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔" (نسیم دعوت)

یہی وہ زندہ اور حیّ و قیوم خدا ہے جسے آج ہم نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے احمدیت کے ذریعہ پایا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی دولت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے اور اس دولت کی قدر کرنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔" (فتح اسلام)

قادیان کی اسی بستی میں جس میں آپ آج جمع ہیں خدا تعالیٰ نے ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی تھی جس کے سپرد تمام دنیا میں اور تمام ادیان پر دین اسلام کو غالب کرنے کا عظیم کام کیا گیا تھا۔ آج سے دس سال بعد یعنی ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعتی زندگی پر ایک سو سال گذر چکے ہوں گے۔

میں جماعت کو کئی بار بتا چکا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی کا ہے۔ اب اس صدی کے آغاز میں دس برس کا قلیل عرصہ باقی ہے اور ان دس سالوں کی مدت میں ہم نے اپنے آپ کو۔ اپنی اولاد کو اور جماعت میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں کو اس بات کا اہل بنانا ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا شایان شان استقبال کر سکیں۔

اس موقعہ پر میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ جو مہدی علیہ السلام کی جماعت کے افراد ہیں۔ مہدی علیہ السلام کے بلند مقام آپ کی ارفع شان اور آپ کے عالی مرتبہ کو شناخت کریں۔

مہدی علیہ السلام کا مقام کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ میں صرف ایک موعود کے ظہور کی بشارت دی ہے جو آپ ہیں۔ اور ان تیرہ سو سال میں پیدا ہونے والے کروڑہا امتیوں میں سے صرف ایک مہدی علیہ السلام کے متعلق اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیا کہ ان میں سے جو مہدی کا زمانہ پائیں اسے میرا سلام پہنچائیں۔ پھر مہدی علیہ السلام کے مقام کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مہدی میرا بیٹا ہے۔ اس کا نام میرا نام ہے اور اس کی کنیت میری کنیت وہ صورت و سیرت کے لحاظ سے سب انسانوں سے زیادہ میرے ساتھ شباہت رکھتا ہے۔"

خود حضرت مہدی علیہ السلام اپنے مقام اور مرتبے کے بارے میں فرماتے ہیں:

"بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا۔ اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں

مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا چنانچہ آدمؑ، ابراہیمؑ، نوحؑ، موسیٰؑ، داؤدؑ، سلیمانؑ، یوسفؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے گئے۔ اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے"۔

خطبہ الہامیہ میں حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے مقام اور مرتبے کا بیان یوں فرمایا ہے۔

مَنْ فَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِي وَمَا رَاٰنِي۔

یہ مہدی علیہ السلام کے پیروکار کی حیثیت سے اور آپ کے غلاموں میں سے ہونے کے لحاظ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم آپ کی عظمت اور رفعت کا صحیح ادراک کریں اور آپ کے عظیم الشان مرتبہ اور ارفع اور اعلیٰ مقام کی حقیقی شناخت کریں۔

ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے نفوس کا اور اپنی اولاد کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں کہ کیا ہم حقیقی معنوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کے پیروکار کہلانے کے حق دار ہیں۔ کیا ہم ان ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں جو مہدی علیہ السلام کے غلاموں پر عائد ہوتی ہیں؟

اس بات پر غور کریں اور اپنے نفوس اور اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ آپ مہدی موعود کے سپہ سالار کی فوج کے سپاہی بن سکیں۔

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں حصہ لینے کے حقدار بننے کے لئے اور مہدی علیہ السلام کے حقیقی جانثار بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان روحانی خزائن سے فائدہ اٹھائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مہدی علیہ السلام نے تقسیم فرمائے یہ خزائن یہ روحانی مائدہ آج بھی حضرت مہدی علیہ السلام کی کتب اور ملفوظات کی صورت میں ہمارے پاس ہے ان کو پڑھنا اور تواتر سے پڑھنا اور ان پر غور و فکر کرنا کس قدر ضروری ہے یہ حضرت مہدیؑ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے:۔

"مُردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس اظہار کو بھی دیا ہے بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا زندہ ہو جائے گا بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مردے زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ یوسف نے اناج کے ذخیرہ سے لوگوں کی جان بچائی اسی طرح خدا نے اس جگہ مجھے بھی ایک روحانی غذا کا مہتمم بنایا ہے جو شخص اس غذا کو سچے دل اور پورے وزن کے ساتھ کھائے گا میں یقیناً کہتا ہوں کہ ضرور

اس پر رحم کیا جائے گا"۔

پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے اور ہر وقت اس بات کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس غذا کو پورے وزن اور سچے دل سے کھانے والوں میں شامل رہیں اور ہمیشہ اس روحانی مائدہ کے حریص رہیں۔

اس جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر میں آپ سے یہی کہوں گا کہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ان دس سالوں کے اندر اپنے نفوس میں ایسی تبدیلی پیدا کریں اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ ہم غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال کرنے کے اہل ثابت ہوں۔

بھائیو! ہمیں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہیئے کہ ہم نے احمدیت کے نور سے کیا فائدہ اٹھایا اور کس حد تک اس کی قدر کی۔ احمدیت کی حقیقی قدر یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کریں اور قائم رکھیں۔ ہم اس کی قدرتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں اور اس کی صفات کے جلووں کے نور سے نہ صرف خود منور ہوں بلکہ آگے اپنی اولادوں کو بھی منور کریں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ زندہ تعلق ہمیشہ ہم میں اور ہماری نسلوں میں قائم رہے۔ یہی ہماری دولت ہے اور اسی میں ہماری زندگی اور بقا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا"۔

ہم زندہ ہیں تو محض اس کے سہارے۔ اور قائم ہیں تو محض اس کے فضلوں پر۔ خدا کے وعدوں پر کامل یقین رکھیں۔ مہدی معہود علیہ السلام اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے۔ ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے۔ ساری دنیا کے دلوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم ہو گی۔ ساری دنیا خدائے واحد کے آگے جھکے گی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے بے شمار جلوے دیکھے۔ خدا تعالیٰ کے بے شمار نشان جو موسلا دھار بارش سے بھی زیادہ نازل ہوتے دیکھے۔ ہر مشکل میں وہ ہمارا سہارا بنا۔ ہر آزمائش میں اس نے ہمیں اپنے فضل سے کامیاب کیا۔ ہر آن وہ ہمارا حافظ و ناصر رہا۔ پس خدا ہی کی طرف ہمیشہ نگاہ رکھیں۔ اسی کی پناہ میں ہمیشہ رہیں۔ اسی سے اور زیادہ فضلوں اور زیادہ رحمتوں۔ اور زیادہ پیار۔ اور زیادہ قرب۔ اور زیادہ خوشنودی اور رضا کے طالب و خواستگار رہیں۔ کہ وہی ہمارا ملجا و ماویٰ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۹ - ۱۲ - ۱۳۵۸ھش / ۱۹۷۹ء

مقابلہ صحت جسمانی میں "مسٹر آندھرا" کا ٹائیٹل احمدی نوجوان نے حاصل کیا!

جماعت احمدیہ حیدر آباد کے احمدی نوجوان مکرم محمد عبد السلیم صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب احمد کا جنہوں نے گذشتہ دنوں "مسٹر حیدر آباد" کا ٹائیٹل جیتا تھا، بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۷۹ء کو "مسٹر آندھرا" کے مقابلہ میں بھی اپنے تمام حریفوں کو شکست دے کر اولین حیثیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمارے یہ نوجوان اب "مسٹر جنوبی ہند" کے مقابلے میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ لہذا مبلغ -/۲۵ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے وہ جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں اس مقابلے میں بھی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: حمید الدین شمس فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد۔

نشانِ امتیاز

راولپنڈی ۱۲ دسمبر ۱۹۷۹ء (اے پی پی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے نوبل انعام حاصل کرنے والے ممتاز پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبد السلام (ایف۔ آر۔ ایس) کو "نشانِ امتیاز" دینے کا اعلان کیا ہے۔

AHMOOR is published for the Ahmadiyya Movement in Islam from 3336 Maybelle Way, Oakland, Ca 94619